حضرت سید نفیس الحسینی

حضرت اقدس بنوری کا تعلق بیعت و اجازت

۱۳۵۷ھ میں حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف البنوری الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں حضرت حاجی شفیع الدین نگینوی قدس سرہ (خلیفہ ارشد شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ) کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا پھر انہیں سے اجازت پائی۔ حضرت حاجی صاحب نگینوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سلوک کی تعلیم وتربیت کے لئے ہندوستان میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں سے کسی ایک سے رجوع کرنا۔ حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ میرا طبعی میلان حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہے۔ حضرت حاجی صاحب نگینوی رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرمایا۔ ہندوستان پہنچنے کے بعد آپ حضرت حکیم الامت تھانوی اور حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمہما اللہ دونوں کی خدمت میں نیازمندانہ عقیدت سے حاضر ہوتے رہے، لیکن تصوف وسلوک کی تربیت کے لئے شعبان ۱۳۵۹ھ میں حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا۔ اس سلسلے میں حضرت اقدس مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے باقاعدہ خط وکتابت رہی جو ماہنامہ "بینات" (جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ) میں شائع بھی ہوچکی ہے۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس زمانے میں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں تھے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی آپ کو نہایت درجہ عقیدت تھی، ان کی خدمت میں پہلی حاضری رجب ۱۳۵۹ھ میں ہوئی۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی خدمت میں اپنا پہلا عریضہ ۲۲ رجب ۱۳۵۹ھ (۱۹۴۰ء) کو ارسال کیا۔ دوسرا مکتوب ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ تیسرا ۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۵۹ھ چوتھا ۹ صفر ۱۳۶۰ھ پانچواں ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ چھٹا ۳۰ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ کو لکھا۔ ساتواں اور آٹھواں

مکتوب بغیر تاریخ کے ہے۔ یہ مکاتیب ماہنامہ ''بینات'' رجب ۱۳۹۷ھ میں شائع ہو چکے ہیں۔

یہ سب خطوط انتہائی محبت وعقیدت کے آئینہ دار ہیں، جن میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رویاء صالحہ کے علاوہ اپنے تعلیمی وتدریسی کوائف لکھے ہیں، نیز توجہات عالیہ اور دعوات صالحہ کی درخواست کی ہے۔ حضرت اقدس حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ان تمام مکاتیب کا جواب ارسال فرماتے رہے جن میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی قلبی محبت ومودت کا اظہار کرتے ہوئے دعاؤں سے سرفراز فرمایا ہے۔ حضرت حکیم الامت نے ۱۷، ۱۸ شوال ۱۳۶۱ھ (نومبر ۱۹۴۲ء) کو انہیں اپنے ایک مکتوب گرامی کے ذریعے ''مجاز صحبت'' سے ملقب فرمایا۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے، تربیت سلوک کے لئے حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے شعبان ۱۳۵۹ھ کو حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ لکھا، اس کا جواب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۰ شعبان کو دیا اور ذکر قلبی اسم ذات پانچ ہزار تلقین فرمایا۔ اس کے بعد حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ۸ رمضان المبارک کو دوسرا مکتوب ارسال کیا، جس میں اپنے احوال وکیفیات تحریر کئے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب ۱۷ رمضان المبارک کو لکھا۔ اس کے بعد مکاتیب کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا اور سلوک وتصوف کی تعلیم اور ذکر واذکار کی تلقین سے بہرہ یاب ہوتے رہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو مسند اجازت حدیث عطا فرمائی۔

حضرت اقدس مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے خط وکتابت اور تعلیم وتربیت کا سلسلہ ان کی آخر حیات تک قائم رہا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے آخری مکتوب گرامی پر ۸ شوال ۱۳۷۶ھ کی تاریخ ہے۔

القصہ حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی شفیع الدین صاحب نگینوی قدس سرہ سے ارتباط بیعت وخلافت تھا۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے سلوک کی تعلیم وتربیت پائی اور حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ سے ''مجاز صحبت'' ہوئے۔ ان اصحاب رشد وہدایت کے علاوہ حضرت اقدس بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی بھی بزرگ سے بیعت وخلافت اور تعلیم وتربیت کا تعلق نہیں تھا۔

یہ تفصیلات راقم سطور نے جنوری ۱۹۷۶ء میں حضرت اقدس بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے دولت کدہ پر براہ راست سنی تھیں۔ اس مجلس میں مدیر ''بینات''...... مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور صاحبزادہ محمد بنوری صاحب سلمہٗ بھی حاضر تھے۔

البتہ مولانا لطف اللہ صاحب جہانگیری نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ تعلیم سے فراغت کے بعد آپ کابل کے ایک نقشبندی شیخ حضرت شیر آغا جان رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں بھی بیٹھتے رہے اور ابتدائی سلوک کی تعلیم حاصل کی۔